سامانِ سفرِ آخرت بیگ
کے سلسلے کا پہلا کتابچہ

سامانِ سفرِ آخرت

مدرسۃ القائم

وہ سامان جو اگر قبر میں مرنے والے کے ساتھ رکھ دیا جائے تو انشاء اللہ
وہ قبر کے عذابوں اور منکر ونکیر کے خوف سے سے نجات پا جائے گا۔۔

اللہ

حضرت محمدؐ
امام علیؑ
بی بی فاطمہؑ
امام حسنؑ
امام حسینؑ
امام سجادؑ
امام باقرؑ

امام صادقؑ
امام کاظمؑ
امام رضاؑ
امام تقیؑ
امام نقیؑ
امام عسکریؑ
امام مہدیؑ

ہے کوئی جو اپنی آخرت کیلئے موت قریب
ہونے سے پہلے کوئی سامان کر لے۔؟
(امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ)



جمع وترتیب
سیّد عابد حسین زیدی

مدرسۃ القائمؑ
پیغامِ وحدتِ اسلامی کراچی

سامانِ سفرِ آخرت بیگ
کے سلسلے کا پہلا کتابچہ

سامانِ سفرِ آخرت

وہ سامان جو اگر قبر میں مرنے والے کے ساتھ رکھ دیا جائے تو انشاء اللہ
وہ قبر کے عذابوں اور منکر ونکیر کے خوف سے سے نجات پا جائے گا۔۔



جمع وترتیب
سیّد عابد حسین زیدی

مدرسۃ القائمؑ
پیغامِ وحدتِ اسلامی کراچی

شناخت

نامِ کتاب : سامانِ سفرِ آخرت

جمع وترتیب : سیّد عابد حسین زیدی

کمپوزنگ : سیّد شاہ زیب علی رضوی

پروف ریڈنگ : سیّد دانش حسن رضوی ، سیّد محمد علی زیدی (ذیشان)

ٹائٹل وکتابت : سیّد وصی امام ، سیّد محمد علی زیدی (ذیشان)

مطبع : الباسط پرنٹرز 6606211 - 6070500

تعداد : ایک ہزار

طبع اوّل : اکتوبر ۲۰۰۹ء

باہتمام

مدرسة القائمؑ

A-50 بلاک 20، سادات کالونی، فیڈرل بی ایریا، کراچی

فون: 0334-3102169 , 021-6366644

ویب سائٹ: www.al-qaaim.com ای میل: info@al-qaaim.com

فہرست

پیشِ لفظ

امیر المومنین حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

''اے لوگو۔! دنیا ایک گزرگاہ ہے اور آخرت (ہمیشہ) رہنے کی جگہ ہے، اپنی گزرگاہ سے اپنے (ہمیشہ) رہنے کی جگہ کے لئے سامان حاصل کرلو اور دنیا کو اپنے دل سے نکال لو قبل اِس کے کہ تمہارے بدن اس سے نکالئے جائیں''۔

...... تم ایسی چیز (موت) سے کیسے غافل ہو جو خود تم سے غافل نہیں ہے۔

...... روایات میں آیا ہے کہ:''موت کے لئے تیّار ہو جاؤ، قبروں کے لئے کچھ سامان کرو اور مقامِ فناء کے لئے آمادہ رہو''۔

مؤلفِ کتابِ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ فرماتے ہیں کہ:

''موت نے بڑے بڑے ظالم اور جابر لوگوں کی گردنیں مروڑ دیں، بادشاہوں کی کمریں توڑ دیں، اونچے اور شاندار محلوں میں رہنے والوں کو موت نے گڑھے میں ڈال دیا اور قبر کے اندھیرے میں پہنچا دیا۔موت سے ہم غافل ہیں جبکہ موت کا نہ کوئی موسم ہے نہ وقت نہ کوئی پیغام نہ کوئی قاصد، نہ کوئی مخصوص جگہ ہے اور نہ ہی کوئی زمانہ۔ جب چاہے، جیسے چاہے، جسے چاہے اور جہاں چاہے آجائے ہم بے بس ہیں۔

موت نہ پوچھ کر آتی ہے اور نہ آنے سے پہلے بتاتی ہے۔موت نے اُنہیں بجلی اور قمقموں کی روشنی اور نرم و آرام دہ بستروں سے قبر کے اندھیروں میں پہنچا دیا۔

وہ لوگ جو اپنی طاقت اور جوانی کے نشے سے مخمور تھے لہو ولعب کی محفلوں سے اُنہیں فرصت نہ ملتی تھی زندگی اور عمرِ دراز کے خواب دیکھا کرتے تھے۔موت اور فناء کی اُنہیں فکر نہ تھی بہترین گھروں میں شب و روز گزارتے تھے، کھیلا کرتے تھے، ہر دن سکون اور ہر رات شبِ برأت ہوتی تھی۔مگر اب مجبور ہو کر دنیا کو چھوڑ چکے ہیں۔ عمدہ و لذیز کھانے کھانے والے زمین کے کیڑوں مکوڑوں کا لقمہ ہو گئے، دوستوں کی محفلوں کے بجائے تنہائی و وحشت میں گرفتار ہو گئے ہیں۔کس طرح بچوں کو یتیم، بیوی کو بیوہ اور رشتہ داروں کو روتا چھوڑ کر چل دیئے۔جو محفلوں کی جان ہوا کرتے تھے، ہر محفل میں بیٹھ کر قہقہے لگاتے تھے آج خاموش پڑے ہیں۔دنیا کی لذّتوں میں مشغول رہنے والے آج مٹی میں پڑے ہیں موت کو بُھلانے والے آج اُس کا شکار ہو گئے اور نہ ہی اُن کے وارثوں نے اُن کے پاس مال چھوڑا، مرتے ہی اُن کے خزانوں پر قبضہ کرلیا اُن کو کفن میں لپیٹ کر دور ویران جنگل میں لے جا کر سینکڑوں مَن مٹی کے نیچے دبا دیا اور آج تک اُن کی کسی نے خبر تک نہ لی کہ کون تھا؟ اور کیا ہوا؟ ہمارا اُس سے کوئی واسطہ بھی تھا یا نہیں؟

جن آنکھوں کو ٹی وی، وی سی آر اور اپنے معشوق و محبوب کی طرف دیکھنے سے فرصت نہ ملتی تھی، آج باہر نکلی پڑی ہیں۔زبان پر کیڑے چمٹ گئے ہیں جن لوگوں کو چغلی، غیبت کرنے اور گانا گانے کے علاوہ کوئی اور کام ہی نہ تھا، آج کیڑوں نے کھا کر، چاٹ کر کیا حال کر دیا ہے۔جن لوگوں کو بناؤ سنگھار اور نہانے

دھونے، چمکانے اورخوشبوؤں میں بسانے اور اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھنے کے علاوہ کچھ اور اچھا ہی نہ لگتا تھا،کیسی کیسی تدبیریں سوچا کرتے تھے،آج گرے پڑے ہیں اور کیڑے گوشت پوست کو چاٹ رہے ہیں۔

اُن کے گھر اُن کے بغیر بھی آباد ہیں،اُن کی بیواؤں نے نئے شوہر کر لئے ہیں، اُن کی جائیداد تقسیم ہوچکی ہے،مال پر غیروں نے قبضہ کرلیا ہے۔جنہوں نے اپنے بچوں کے لئے رات کی نیند اور دن کا سکون غارت کرر کھا تھا،اُن کی بیویاں اور دوست اُن کو بھول چکے ہیں،اُن کے رشتہ دار اُن کے نام تک نہیں لیتے،کسی دوست کے دل میں اُن کی یاد نہیں آتی۔

ہم آخرت اور وہاں کے حساب و کتاب کو بھول گئے،ہم دنیا اور مال جمع کرنے کی دلدل میں پھنس گئے ، یہی وجہ ہے کہ ہماری دنیا آباد ہے اور ہماری آخرت برباد، اِس لئے ہمیں آبادی سے ویرانے میں جانا پسند نہیں اور موت سے ہم کو نفرت ہے کہ ہم نے وہاں جانے کی کوئی تیاری نہیں کی۔

لہٰذا اپنی زندگی میں نیک اعمال انجام دینا اور گناہوں سے پرہیز کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے عملی اقدامات کی بھی ضرورت ہے اور کچھ ایسی چیزوں کو جمع کرنے کی بھی ضرورت ہے جن کی ترغیب دلائی گئی ہے اور جو قبر میں بے حد فائدہ پہنچانے والی ہیں۔

اراکینِ مدرسۃ القائمؑ نے اس سلسلے میں وہ تمام چیزیں سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں جمع کردی ہیں جو احادیثِ مبارکہ اور علماءِ اعلام نے بیان کی ہیں۔

سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں کیا کیا ہے۔؟

اِس سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں مندرجہ ذیل اشیاء رکھی گئی ہیں۔

---

١ وہ عقیق جس پر خدا کی وحدانیت ، رسولؐ خدا کی رسالت اور آئمہؑ کی امامت کا اقرار تحریر ہے۔۔

اِس عقیق کو میّت کے منہ میں رکھنے کا یہ فائدہ ہوگا کہ انشاءاللہ اب سوالِ منکر ونکیر کے وقت مُردے کی طرف سے یہ عقیق خود جواب دے گا''۔

عقیق پر یہ عبارت تحریر کرائی گئی ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبِّی مُحَمَّدٌ نَبِیِّ عَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ....

(تمام آئمہؑ کی امامت کی گواہی تحریر کی گئی ہے) (عروۃ الوثقیٰ جلد ۱ صفحہ ۳۲۹)

٢ اس بیگ میں جو کفن موجود ہے اُس میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔۔

(۱)۔ اِس کفن پر آبِ زمزم چھڑکا گیا ہے۔

(۲)۔کفن پر کافور بھی چھڑکا گیا ہے کیونکہ بعض علماء نے یہ دونوں اَعمال مستحبات میں تحریر کئے ہیں۔

(۳)۔اِس کفن پر دعائے جوشن کبیر اور عذابِ قبر کو دور کرنے والی سورۂ مُلک کو کافور سے ایک برتن پر لکھ کر پھر اُس برتن کو دھو کر اُس کا پانی کفن پر چھڑکا گیا ہے۔

بحرالعلومؒ نے اپنی کتاب ''درّہ'' میں لکھا ہے کہ:

''سنّت ہے کہ اسے کفن پر لکھا جائے یہ ایمان و اسلام کی بہترین گواہی ہے، لہٰذا یہ حفظِ ایمان کی بہترین سپر (ڈھال) بن جائے گی۔

کیونکہ اِس کی تاکید امام حسینؑ نے فرمائی ہے، سیّد الشّہداء امام حسینؑ فرماتے ہیں کہ:

''میرے والد (مولا علیؑ) نے مجھے خاص تاکید کی ہے کہ میں اِس دعا (جوشن کبیر) کو حفظ کروں اور کفن پر تحریر کروں اور اپنے اہلِ بیتؑ کو بھی یہی تعلیم دوں''۔ (عروہ جلدا صفحہ ۲۹۵)

ان احادیثِ مبارکہ کی تاکیدات کی وجہ سے اِن دعاؤں کو کفن کے ساتھ رکھا گیا ہے۔

۳ اِس کفن کے ساتھ دعائے جوشن کبیر اور دعائے جوشن صغیر تحریر شدہ موجود ہیں۔

روایات میں ہے کہ جو اِس دعائے جوشن کبیر کو کفن پر تحریر کرے تو خدا کو حیاء محسوس ہوگی کہ وہ اُس پر عذاب نازل کرے۔

۴ اِس کفن کے ساتھ وہ دو اشعار بھی تحریر ہیں جو مولا علیؑ نے سلمان فارسیؓ کے کفن پر تحریر فرمائے تھے۔

وَفَدْتُ عَلَى الْكَرِيمِ بِغَيْرِ زَادٍ مِنَ الْحَسَنٰتِ وَالْقَلْبِ السَّلِيمِ

وَحَمْلُ الزَّادِ اَقْبَحُ كُلِّ شَيْءٍ اِذَا كَانَ الْوُفُوْدُ عَلَى الْكَرِيمِ

ترجمہ: ''اپنے ساتھ نیکیوں اور سالم دل کا توشہ لئے بغیر اپنے کریم و برتر خدائے بزرگ کے حضور جا پہنچا ہوں کیونکہ جب کوئی کسی کریم کے پاس مہمان ہوکر جاتا ہے تو اُس کے لئے سب سے بُری بات یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے ساتھ زاد و توشہ لے کر جائے''۔

اُمید ہے کہ امیرالمومنینؑ کے اِن اشعار کی برکت سے مرنے والے کے اعمال کی کمی اور کوتاہی کو خدا معاف کردے گا۔

۵ اِس کفن کے ساتھ ایک چادر پر پورا قرآن تحریر ہے۔

جو قبر میں تہہ کر کے میّت کے سینے کے اُوپر رکھا جائے گا کیونکہ یہ عمل مستحب ہے۔

امام خمینیؒ کی تحریرالوسیلہ جلدا صفحہ ۶۸ اور عروۃ الوثقیٰ جلدا میں تحریر ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ کو جو کفن دیا گیا تھا وہ بہت قیمتی تھا اور اُس پر پورا قرآن تحریر تھا۔

امید قوی ہے کہ انشاءاللہ اب کسی عذاب کو قرآن کی برکت سے مُردے تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہ ملے گا۔

۶ اِس کفن کے ساتھ ''سِلْسِلَةُ الذَّهَبْ'' کی حدیث سند کے ساتھ تحریر ہے۔

اِس کفن کے ساتھ امام رضاؑ کی نیشاپور میں محدّثین کی جماعت کے سامنے ''سِلْسِلَةُ الذَّهَبْ'' کی حدیث کو اُس کی سند کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے جس کے متعلق علماء نے فرمایا ہے کہ اسے بھی کفن پر تحریر کیا جائے (الگ سے لکھ کر بھی رکھا جاسکتا ہے)۔

☆ مُناسب ہے کہ ''سِلْسِلَةُ الذَّهَبْ'' کی مشہور و معروف سند کو اس طرح لکھا جائے: **''حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُتَوَكِّلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ رَاهَوَيْهِ قَالَ: لَمَّا وَافٰى اَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ نَيْسَابُورَ وَاَرَادَ اَنْ يَرْتَحِلَ اِلَى الْمَامُونِ، اِجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَصْحَابُ الْحَدِيثِ فَقَالُوا: ''يَا بْنَ رَسُولِ اللهِ! تَدْخُلُ عَلَيْنَا وَلَا تُحَدِّثُنَا فَنَسْتَفِيدَهُ مِنْكَ؟'' وَقَدْ كَانَ قَعَدَ فِي الْعَمَّارِيَةِ فَطَلَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ''سَمِعْتُ اَبِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ**

سَمِعْتُ اَبِیْ جَعْفَرَبْنَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبِیْ مُحَمَّدَ
بْنَ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبِیْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ
یَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبِی الْحُسَیْنَ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبِی
اَمِیْرَ الْمُؤْ مِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالَبِ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ یَقُوْلُ سَمِعَتُ جِبْرَائِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ
اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ :

" لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ "
فَلَمَّا مَرَّتِ الرَّحِلَةُ نَادٰی: " اَمَّا بِشُرُوْطِهَا وَاَنَا مِنْ شُرُوْطِهَا "

یعنی ہم سے محمد بن موسیٰ متوکل نے روایت کی اور کہا کہ ہمیں علی بن ابراہیم نے روایت کی اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے یوسف بن عقیل سے اُنہوں نے اسحاق بن راہویہ سے روایت کی ہے اُنہوں نے کہا:

جب حضرت امام رضا علیہ السّلام نیشا پور پہنچے اور چاہا کہ وہاں سے مامون کی طرف تشریف لے جائیں تو بہت سے محدّثین آپؑ کے گرد جمع ہو کر عرض گزار ہوئے کہ :"فرزند رسولؐ! آپؑ ہمارے پاس تشریف لے آئے ہیں لیکن ہم سے کوئی حدیث بیان نہیں فرمائی جس سے ہم استفادہ کرتے؟ آپ اُس وقت عماری میں تشریف فرما تھے، اپنا سر مبارک اس سے باہر نکال کر فرمایا:

"میں نے اپنے والدِ بزرگوار امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے سنا ہے اُنہوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السّلام سے سنا ہے اُنہوں نے اپنے والدِ گرامی

امام محمد باقرؑ سے اُنہوں نے اپنے پدرِ بزرگوار امام زین العابدین علیہ السّلام سے اُنہوں نے اپنے والد امام حسین علیہ السّلام سے اُنہوں نے اپنے پدرِ گرامی امیر المومنین علیؑ سے اُنہوں نے فرمایا: "میں نے رسولِ خداؐ سے اُنہوں نے فرمایا:

"میں نے جبرائیلِ امین علیہ السّلام سے اور اُنہوں نے کہا :

" کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه میرا قلعہ اور جائے پناہ ہے، تو جو شخص میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا میرے عذاب سے امان پا جائے گا"۔

پس جب کچھ دیر اونٹ چلا تو آپؑ نے بُلا کر فرمایا:
"یہ سب کچھ اس کی شرطوں کے ساتھ ہے اور ان شرطوں میں سے ایک میں بھی ہوں"۔

☆ بہتر ہے کہ اِس حدیث کی دوسری سند کو بھی کفن پر تحریر کریں جو یوں ہے:

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْکَرِیْمِ بْنِ مُحَمَّدٍ
الْحُسَیْنِیُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الرَّازِیَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ
یَحْیَ الْاَحْوَازِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ عَمْرٍ وقَالَ حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْن جَمْهُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلِیِ بْنِ
مُوْسَی الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنْ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنْ جَعْفَرَ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّد بْنِ عَلِیٍّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَنِ الْحُسَیْنَ بْنِ
عَلِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ عَنْ جِبْرَئِیْلَ عَنْ مِیْکَائِیْلَ عَنْ اِسْرَافِیْلَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ
عَنِ اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :
" وِلَایَةُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ نَارِیْ "

احمد بن حسن قطان نے ہمیں یہ روایت بیان کی اور کہا کہ عبدالکریم بن محمد حسینی نے روایت کی اور کہا کہ محمد بن ابراہیم رازی نے ہمیں روایت کی اور کہا کہ عبداللہ بن یحییٰ اِہوازی نے روایت کی اور کہا کہ ابوالحسن علی بن عمرو نے مجھے روایت کی اور کہا کہ حسن بن محمد بن جمہور نے ہمیں روایت کی اور کہا کہ علی بن بلال نے مجھے رویت کی اور کہا کہ ہمیں حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السّلام نے امام موسیٰ کاظم سے اُنہوں نے امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اُنہوں نے امام محمد باقر علیہ السّلام سے اُنہوں نے امام زین العابدین علیہ السّلام سے اُنہوں نے امام حسین علیہ السّلام سے اُنہوں نے علی بن ابی طالب علیہم السّلام سے اُنہوں نے حضرت رسولؐ سے اُنہوں نے میکائیلؑ سے اُنہوں نے حضرت اسرافیلؑ سے اُنہوں نے لوح و قلم سے روایت کی ہے کہ خداوندِ عزّ وجل کا فرمان ہے:

" علی بن ابی طالبؑ کی ولایت میرا قلعہ اور جائے پناہ ہے پس جو شخص میری پناہ گاہ کے اندر آگیا وہ میری جہنم کی آگ سے محفوظ ہو گیا۔"

۷ کفن پر تحریر کئے جانے والے اعتقادات۔۔

بحر المصائب اور تحفۃ المجالس میں ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ میّت کے کفن پر خاکِ شفاء سے اعتقادات لکھنا نورِ مومن ہے قبر کی ہولناک تاریکی اور منکر و نکیر کے سوالات سے امان ہے۔

اِس کفن کے ساتھ خدا کی وحدانیت ، رسولؐ اللہ کی رسالت، آئمہ علیہم السّلام کی امامت کا اقرار اور دیگر عقائدِ حقّہ تحریر کئے گئے ہیں۔۔

لکھیں: "فلاں بن فلان ....میّت اور اُس کے باپ کا نام لکھیں..........۔

يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَنَّ عَلِيًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا وَ مُحَمَّدًا وَّجَعْفَرًا وَّ مُوْسٰى وَعَلِيًّا وَّمُحَمَّدًا وَّعَلِيًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ الْقَائِمَ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ وَ اَوْصِيَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَئِمَّتِيْ وَاَنَّ الْبَعْثَ وَالثَّوَابَ وَالْعِقَابَ حَقٌّ"۔

ترجمہ: فلاں بن فلاں گواہی دیتا ہے کہ خداوندا وحدہ لاشریک ہے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، حضرت علی، حسن، حسین علی، محمد، جعفر، موسیٰ علی، محمد، علی، حسن اور حجت قائم علیہم السّلام جو اللہ کے ولی ہیں اور رسولِؐ خدا کے اُوصیاء ہیں، میرے امام ہیں، دوبارہ اُٹھایا جانا اور ثواب و عذاب حق ہے۔ (العروۃ الوثقیٰ جلدا صفحہ ۲۹۵)

وسائل الشیعہ کی دوسری جلد میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ:

"اپنے لئے اچھا ــ بیش قیمت ــ کفن تیار کرو کیونکہ تم قیامت کے دن اُسی میں قبروں سے اُٹھائے جاؤ گے"۔

دوسری روایت میں امامؑ فرماتے ہیں کہ: "اپنے مُردوں کے لئے عمدہ کفن کا انتخاب کرو کیونکہ یہ اُن کی زینت ہے"۔

ایک روایت میں یہ بھی ملتا ہے کہ: "چونکہ مُردے اپنے کفنوں پر فخر و مباہات کرتے ہیں"۔

اِن روایات کی بناء پر سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں موجود کفن کے ساتھ اِن تمام امور کو شامل کیا گیا ہے جس سے اِس کفن کی ظاہری و باطنی عمدگی میں اضافہ ہو سکے۔

اِس کفن کے سلسلے میں اب آپ کو ۳ کام کرنا ہیں۔

۱۔ ویسے تو تمام دعاؤں کو لکھنے کی روشنائی (ink) میں امامِ حسینؑ کے حرمِ مطہر کی خاک وغبار کو مخلوط کیا گیا ہے البتہ اب آپ اِن دعاؤں کو اگر ممکن ہو تو بغیر روشنائی کی انگلی سے کفن پر لکھیں کیونکہ ایسا کرنا بھی جائز اور صحیح ہے۔ (عُروۃ الوثقیٰ جلد۱)

۲۔ مرد حضرات کفن کی کسی چادر کو یا خواتین کفن کے مقنع کو اکثر یا کبھی کبھار پہن کر اِس میں نمازیں ادا کریں اور پھر سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں واپس رکھ دیں کیونکہ مستحب ہے کہ کفن اُس کپڑے میں دیا جائے جس میں مومن نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا تھا یا جس میں وہ نمازیں پڑھتا تھا۔ (تحریر الوسیلہ جلد۱ عُروۃ الوثقیٰ جلد۱)

۳۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ جب کبھی خود زیارات کے سفر پر جائیں یا آپ کا کوئی عزیز، دوست یا رشتہ دار جائے تو مستحب ہے کہ اُسے آئمہ معصومین علیہم السّلام کی قبور یا ضریحوں سے مس کیا جائے۔
(عُروۃ الوثقیٰ جلد۱ صفحہ ۲۹۵)

جنت
صرف تمناؤں اور آرزوؤں کے ساتھ حاصل نہیں ہوتی
جنت کی قیمت عمل صالح ہے
امام علی علیہ السلام

۸ سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں خاکِ کربلا بھی موجود ہے۔۔

اِس بیگ میں کربلا کی مقدّس زمین کی خاک رکھی گئی ہے کیونکہ علماء کی سیرت رہی ہے کہ وہ اپنی قبر میں رکھنے کے لئے آئمہ معصومین علیہم السّلام کی قبور کی مٹّی جمع کیا کرتے تھے جیسا کہ آیت اللہ مرعشی نجفیؒ نے جمع کی تھی اور اپنی قبر میں رکھنے کی وصیت کی تھی۔

زیارات کے سفر پر جانے والے کچھ کوشش کر کے آئمہ معصومینؑ کے حرم کے خدّام سے بات کر کے اُسے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اِس سلسلے میں وہ مٹّی یا گرد وغبار جو حرم کی صفائی کے دوران جمع ہو جاتا ہے وہ بھی کارآمد ہے۔ عام طور پر حرم مطہر کے لئے عطیات دینے والوں کو تبرّکاً حرم کا غبار دیا جاتا ہے اور وہاں موجود حرم کے عطیات و نُزور لینے کے دفتر سے کچھ عطیہ دے کر اِس غبار کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

کیونکہ آئمہ معصومینؑ خصوصاً سیّد الشھداء امام حسینؑ کی قبر کی مٹّی اگر قبر میں موجود ہو تو وہ عذاب کو ختم کروادیتی ہے۔
وسائل الشیعہ کی جلد۲ میں ایک روایت ہے جس کے مطابق:
''جب ایک گناہ گار عورت کی میّت کو اُس کی قبر بار بار نکال کر باہر پھینک دیتی تھی اور زمین اُسے قبول نہیں کر رہی تھی تو امام جعفر صادقؑ نے لوگوں سے کہا کہ امام حسینؑ کی قبر کی تھوڑی سی مٹّی اِس کی قبر میں رکھ دو تا کہ قبر اُسے قبول کر لے''۔
چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا اور خدا نے اُسے قبر میں چھپا دیا۔

وسائلُ الشیعہ جلد ۴ میں شیخ حرّ عاملیؒ نے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ:

''ایک شیعہ نے غیبتِ صغریٰ میں امام زمانہؑ کے خاص نائب کے توسّط سے ایک سوال بھجوایا کہ آیا میرے لئے جائز ہے کہ میں امام حسینؑ کی قبر کی مٹّی اپنی قبر میں رکھوں یا تربتِ حسینؑ سے کفن پر کچھ لکھوں تو حضرت امام زمانہؑ نے اپنی توقیع میں اِسکا جواب دیا کہ:

''دونوں کام پسندیدہ ہیں'' البتہ تربت کے احترام کی رعایت کرنی چاہئیے مُہر یا تربت کو میّت کے چہرے کے مقابل رکھا جائے.......کیونکہ خاکِ قبرِ حسینؑ، میّت کی قبر میں ہر بَلا، آفت وعذاب سے امان ہے۔

جیسا کہ روایات میں ہے کہ نجفِ اشرف یا مشہدِ مقدّس میں دفن ہونے والوں پر سے عذابِ قبر ختم اور سوالِ منکر و نکیر ساقط ہو جاتے ہیں ہوسکتا ہے کہ ہم وہاں دفن نہ ہوسکیں لیکن کم از کم یہ تو کر سکتے ہیں کہ زمینِ کربلا، نجف، بقیع، کاظمین، سامرہ، مشھد وغیرہ کی مٹّی اِس امید پر جمع کر کے اپنی قبر میں رکھنے کا انتظام کردیں کہ ہم مجبور ہیں مگر خدائے بزرگ و برتر مجبور نہیں اور کوئی تعجّب نہیں کہ وہ ان شہروں کی مقدّس خاک کے صدقے میں ہم پر بھی ویسے ہی رحمت نازل کرے جیسے وہ نجف و مشھد و کربلا وغیرہ میں مدفون مومنین پر نازل کرتا ہے کیونکہ قبورِ آئمہؑ کی مٹّی حاصل کرنا اور اُن مقامات پر دفن ہونا ہر مومن کے بس میں نہیں ہے۔

۹ سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں وہ رومال بھی ہے جس میں آپ عزائے اہلِ بیتؑ، خوفِ خدا اور توبہ کے آنسو جذب کریں گے۔

سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں وہ رومال بھی ہے جس میں آپ عزائے امامِ مظلوم اور عزائے اہلِ بیتؑ کے آنسوؤں کو جذب کریں گے اور اِسی میں آپ خوفِ خدا سے گریہ کے آنسو اور توبہ و ندامت کے آنسو بھی جذب کریں گے۔

یہ رومال بھی قبر میں ساتھ ہی رکھا جائے۔

آیت اللہ مرعشی نجفیؒ نے اپنی وصیت میں بھی اِس رومال کو اپنی قبر میں ساتھ دفن کرنے کا حکم دیا تھا۔

حضرت امام علی رضاؑ نے ایک شخص ریّان سے فرمایا تھا کہ:

''اے ریّان! اگر تم حسینؑ پر اتنا گریہ کرو کہ تمہارے رخساروں پر آنسو جاری ہوجائیں تو خدا تمام گناہانِ صغیرہ و کبیرہ کو، چاہے زیادہ ہوں یا کم معاف کردے گا''۔

خود امام حسینؑ فرماتے ہیں:

''جو مجھ پر گریہ کرے گا وہ اپنی قبر سے اس حال میں اُٹھے گا کہ اُس کی گردن پر کوئی گناہ نہ ہوگا اور ایسا ہوگا جیسے کہ ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہو''۔

امام حسینؑ کے غم میں گریہ کا عظیم ثواب یہ بھی ہے کہ خدا آنسوؤں کے ہر قطرے کے بدلے مومن کو ۱۰۰ شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

کوشش کریں کہ خوفِ خدا سے گریہ کر کے اُن آنسوؤں کو بھی اس رومال میں جذب کریں۔

امام سجادؑ دُعائے ابوحمزہ ثمالی میں فرماتے ہیں کہ: ''اے خدا میرے گریہ کرنے اور رونے میں میری مدد فرما کیونکہ میں نے اپنی تمام زندگی کو آج اور کل کے انتظار میں کہتے ہوئے گزار دیا ہے''۔

امیر المومنین مولا علیؑ نے نوف بکالیؒ سے فرمایا:

''اے نوف! آج خوفِ خدا سے اشک بہاؤ گے تو قیامت میں تمہاری آنکھیں روشن ہوں گی تمہاری آنکھوں سے گرا ہوا آنسو کا ہر قطرہ آتشِ جہنم کو بجھادے گا''۔

۱۰ سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں خاکِ کربلا کی ایک سجدہ گاہ بھی ہے۔۔

جس پر آپ نے نمازوں کے سجدے کیئے ہوں، جس پر آپ نے شکر کے سجدے انجام دیئے ہوں وہ آپ کے ساتھ آپ کی قبر میں دفن کی جائے گی۔

بحر المصائب جلدا میں امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ:

''تُربتِ حسینؑ پر سجدہ کرنے سے نماز مکمل ہوتی ہے اگر چہ وہ ناقص ہی کیوں نہ ہو''۔

بحار الانوار کی جلد ۸۵ میں ہے کہ:

امام حسینؑ کی تربت پر سجدہ کرنے سے سات حجابات دور ہوجاتے ہیں ۔

علماء فرماتے ہیں کہ اِس سے مراد ہے کہ وہ ۷ صفاتِ رزیلہ دور ہوجاتی ہیں جو اَعمال کو قبول ہونے سے روکتی ہیں جس میں عُجب ، ریا، تکبّر ، حسد، قساوتِ قلبی، اپنے

آپ کو دوسروں سے برتر سمجھنا وغیرہ شامل ہیں۔ لہٰذا ہر وہ سجدہ جو اِس خاک پر کیا جاتا ہے وہ درجۂ قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔

مستدرک الوسائل جلد ۴ میں امام صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

خاکِ قبرِ حسینؑ پر سجدہ زمین کے سات طبقات کو منوّر کر دیتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آیت اللہ مرعشی نجفیؒ نے بھی اپنی وہ سجدہ گاہ جس پر کثرت سے سجدے کیئے تھے اپنے ساتھ قبر میں رکھنے کی وصیت فرمائی تھی۔

بحار الانوار کی ایک حدیث میں امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں کہ:

''جب میّت کو قبر میں ڈالو تو اُس کے منہ کے سامنے خاکِ شفاء سے بنی ہوئی سجدہ گاہ رکھ دو، اُس کے سر کے نیچے نہ رکھو''۔

۱۱ سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں خاکِ کربلا کی ایک تسبیح بھی ہے جس پر آپ کو کثرت سے درود و ذکرِ خدا انجام دینا ہے۔۔

علاّمہ کفعمیؒ نے کتاب ''مصباح'' میں امام صادقؑ سے روایت نقل کی ہے کہ جو کوئی تربتِ حسینؑ سے بنی تسبیح کے ساتھ ایک مرتبہ سبحان اللہ پڑھتا ہے تو اُس کے لئے 400 نیکیاں ہیں اور اس کی 400 حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور اگر خاکِ شفاء کی بنی ہوئی تسبیح سے ایک مرتبہ تسبیحاتِ اربعہ پڑھے تو اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور چھ ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں اور اُس کے چھ ہزار درجات بلند کیئے جاتے ہیں اور یہ شخص چھ ہزار لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

اِس خاکِ کربلا میں یہ خصوصیات کہاں سے پیدا ہوئیں.....؟ کیونکہ اُس میں سیّد الشھداؑ کا خون ملا ہے اور اُن کے ان اصحابِ باوفا کا جن کی مثال دنیا میں نہیں ملتی ہے۔

۱۲ جریدتین (دوسبز لکڑیاں) رکھنا مستحب ہے اور رسولِؐ خدا اور آئمہ معصومین علیہم السلام نے اس کی تاکید فرمائی ہے۔۔

وسائل الشیعہ میں زرارہؓ نے امام محمد باقرؑ سے پوچھا مولاؑ اگر میّت کے ساتھ جریدتین (دوسبز لکڑیاں) نہ رکھی جائیں تو کیا ہوگا؟

فرمایا: ’’بہتر ہے کہ رکھی جائیں کیونکہ جب تک لکڑیاں تر رہیں گی میّت پر سے عذاب و حساب اُٹھالیا جائے گا........کیونکہ عذاب وحساب ایک دن میں ایک گھڑی میں اور لحظہ میں اور میّت کے قبر میں اُتارنے اور جنازے کی تشیع کرنے والوں کے پلٹ جانے کے بعد مکمل ہو جاتا ہے‘‘۔

اور کھجور کی دوسبز لکڑیاں میّت کے ہمراہ اس لئے رکھی جاتی ہیں کہ ان دونوں کے خشک ہونے کے بعد انشاء اللہ میّت پر عذاب وحساب نہیں ہوگا۔

ایک روایت میں ہے کہ رسولِؐ خدا جب ایک قبر کے پاس سے گزرے جس پر عذاب ہو رہا تھا تو آپؐ نے ایک تر و تازہ لکڑی منگوائی اور اُس کے حصّے کیئے ایک حصّے کو سَر کی طرف اور ایک کو اُس کی پائینتی کی طرف گاڑ دیا اور فرمایا:

’’جب تک یہ دونوں تر و تازہ رہیں گی، اس کے عذاب میں کمی رہے گی یا مکمل طور پر برطرف ہو جائے گا‘‘۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت آدمؑ نے بھی اِس کی وصیت فرمائی تھی دیگر انبیاؑء نے بھی اِس پر عمل کیا، زمانۂ جاہلیت میں یہ عمل متروک ہوگیا اور پیغمبرؐ اسلام نے آ کر اِسے دوبارہ زندہ فرمایا۔ (عروۃ الوثقیٰ جلد ا)

جریدتین کے سلسلے میں چند احکام

ا۔خشک لکڑیاں کافی نہ ہوں گی ، تروتازہ ہوں۔

۲۔کم از کم ایک بالشت لمبائی ہو زیادہ سے زیادہ ایک ہاتھ کے برابر ہوں۔

۳۔ یہ لکڑیاں جتنی موٹی ہوں بہتر ہیں کیونکہ تازہ موٹی لکڑی جلد خشک نہیں ہوتی اور عذاب برطرف رہے گا۔

ان جریدتین (لکڑیوں) پر وہ چیز لکھنا بہتر ہے جس کو کفن پر لکھنا مستحب یا بہتر سمجھا گیا ہے لہٰذا سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں ماڈل جریدتین کے اوپر لپیٹے گئے کپڑے پر جو چیزیں تحریر ہیں وہ یہ ہیں۔

ا۔ دعائے جوشنِ کبیر

۲۔ دعائے جوشنِ صغیر

۳۔ مولا علیؑ کے وہ اشعار جو آپ نے سلمان فارسیؓ کے کفن پر تحریر فرمائے تھے۔

۴۔ امام رضاؑ کی سِلسِلَةُ الذَّهَب کی حدیث مع اسناد۔

۵۔ خدا کی وحدانیت، رسولؐ اللہ کی رسالت، آئمہ علیہم السلام کی امامت اور دیگر عقائدِ حقّہ کا اقرار۔

۶۔سورۂ ملک،سورۂ تکاثر اور مناجات امیر المومنینؑ (مولایَ مولائی) بھی تحریر ہے۔

اہم نوٹ

سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں ماڈل جریدتین رکھے گئے ہیں اِن کو قبر میں میت کے ساتھ نہیں رکھنا ہے بلکہ دو تازہ لکڑیاں رکھنا ہیں۔

جب اِن لکڑیوں کا انتظام ہو جائے تو ماڈل جریدتین کے اوپر لپیٹی گئی دعاؤں کے کپڑے کو اُتار کر تر و تازہ لکڑیوں پر لپیٹ دیا جائے۔ اور اِس سلسلے میں غفلت یا سستی نہ کی جائے۔

یہ نہ ہو کہ ماڈل جریدتین کی خشک لکڑیاں ہی میّت کے ساتھ رکھ دی جائیں۔

---

۱۳ اگر آپ چاہیں تو بیگ میں آیت اللہ مرعشی نجفیؒ کی وصیّت کے مطابق مخصوص قرآن، جائے نماز، کالے کپڑے بھی رکھے جاسکتے ہیں۔۔

سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں آپ خود وہ ۳ چیزیں اضافی طور پر رکھ سکتے ہیں جن کی وصیت آیت اللہ مرعشی نجفیؒ نے بھی فرمائی تھی کہ

- ✦ میری قبر میں وہ چھوٹا قرآن بھی رکھنا کہ جس کی میں اکثر تلاوت کیا کرتا تھا۔
- ✦ وہ جائے نماز جس پر میں نے ۷۰ سال نمازیں اور نمازِ شب ادا کی ہے۔
- ✦ عزائے امامِ مظلوم میں پہنے گئے وہ کالے کپڑے جنہیں میں اکثر مجالس میں پہن کر جاتا تھا۔

یہ سب چیزیں میرے ساتھ دفن کی جائیں

۱۴ شہادت نامہ

مستحب ہے کہ چالیس یا پچاس مومنین میت کے ''اہلِ خیر'' ہونے کی گواہی دیں اور کہیں کہ:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا

''خداوندا ہم اس کی خیر اور خوبی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے اور تو ہماری نسبت اسے بہتر جانتا ہے''۔ (عروۃ الوثقیٰ جلد ا صفحہ ۳۲۵)

یہی مفہوم مرأۃ الکمال میں یوں بیان ہوا ہے کہ:

''مستحب ہے کہ چالیس مومن، مرد میت کو غسل دینے کے بعد دفن کرنے سے پہلے اس کی طرف اشارہ کر کے کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا

''خداوندا ہم اس کی خیر اور خوبی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے اور تو ہماری نسبت اسے بہتر جانتا ہے''۔

علاّمہ مامقانیؒ فرماتے ہیں: ''شاید اس کا ثبوت جو ہمارے زمانے میں رواج ہے کہ چالیس آدمی اپنی مذکورہ گواہی کو کپڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھ کر میت کے ساتھ اس کی قبر میں رکھتے ہیں یہیں سے لیا گیا ہے جو کہ مقصد کے ایک ہونے کی وجہ سے ہے۔

لہٰذا جو شہادت نامہ کفن کے ساتھ سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں موجود ہے اُس پر ایسے چالیس یا اس سے زائد نیک و صالح مومنین و مومنات کی گواہی کے طور پر دستخط لے لئے جائیں تا کہ پروردگار اُن کی گواہی قبول کرتے ہوئے اپنا رحم و کرم فرما کر مرنے والے کو اپنی برزخی جنّت میں داخل کرے۔

۱۵ سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں ایک ماڈل وصیّت نامہ بھی رکھا گیا ہے۔۔

یہ وصیت نامہ سوئم کی مجلس، چالیسویں کی مجلس اور برسی کی مجلس میں پڑھ کر سنایا جائے گا۔

یہ ماڈل وصیت نامہ ہے جس میں آپ خود بھی اضافہ کرسکتے ہیں یا تبدیلی کرسکتے ہیں اِس وصیت نامہ کا مقصد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ جب موت کے بعد بھی اسے فراموش نہ کیا تو زندگی میں اس فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بجالانے کی کس قدر تاکید ہوگی۔

(مالیات اور دیگر امور سے متعلق وصیت نامہ الگ سے تحریر کریں جس کی تفصیل کتاب ''وصیت نامہ کیسے لکھا جائے'' میں تحریر ہے جو سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں دستیاب ہے)۔

البتہ سوئم، چالیسویں اور برسی کی مجلس میں مرنے والے کی طرف سے پڑھ کر سنایا جانے والا وصیّت نامہ بھی الگ سے سامانِ سفرِ آخرت بیگ رکھا گیا ہے۔۔

۱۶ سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں آپ اپنی حیثیت کے مطابق کچھ پیسے صدقے کے طور پر رکھ دیجئے۔۔

جو آپ کے انتقال کے بعد، جس وقت غسل دیا جا رہا ہو، دفن کے وقت اور دفن کی پہلی رات صدقہ کیئے جائیں تا کہ کسی بھی ممکنہ عذاب کو ختم کیا جا سکے۔

حضرتِ رسولِ خداؐ نے فرمایا:

''میّت پر دفن کی پہلی رات سے زیادہ سخت کوئی اور لمحہ نہیں ہوتا لہٰذا تم اپنے مُردوں پر رحم کرو اور ان کے لئے صدقہ دیا کرو''۔ (عروۃ الوثقیٰ جلد۱)

۱۷ سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں آبِ زمزم کی ایک بوتل بھی رکھی ہے۔۔

سامانِ سفرِ آخرت بیگ میں آبِ زمزم کی ایک بوتل بھی رکھی گئی ہے جسے دفن کے وقت کفن پر چھڑکا جائے۔

اُمید قوی ہے کہ برزخی زندگی کا یہ سفر اِن تمام چیزوں کیساتھ اِنتہائی سہولت و آسانی کے ساتھ طے ہو جائے گا۔۔

کیا یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ پروردگارِ عالم جو بہانے بہانے سے اپنے بندوں کو معاف کرنا چاہتا ہے بندۂ مومن اپنی زندگی میں اُس کی رحمت کی شکرگزاری میں اُس کی کوئی نافرمانی نہ کرے۔؟ اگر کبھی نافرمانی ہو جائے تو فوراً سچی توبہ کرلے۔۔

ان لوگوں میں شمار نہ ہونا

جو عمل کے بغیر ثوابِ آخرت کی اُمید رکھتے ہیں
اُمیدوں کو طول دے کر توبہ کو تاخیر میں ڈال دیتے ہیں

صالحین سے محبت تو رکھتے ہیں
مگر اُن کے عمل کے مطابق عمل نہیں کرتے

گنہگاروں سے دشمنی رکھتے ہیں مگر ہیں خود بھی گنہگار

مرنے سے ڈرتے ہیں مگر عمل کا موقع ہاتھ سے
نکل جانے سے پہلے اقدامِ عمل نہیں کرتے

دوسروں کو ذرا ذرا سے گناہ کی سزا سے ڈراتے ہیں
اور خود اپنے عمل سے بھی زیادہ جزا کی امید رکھتے ہیں

جو کچھ فانی ہے اُس پر جان لڑاتے ہیں
مگر جو باقی ہے اُس سے جی چُراتے ہیں
نفع کو نقصان اور نقصان کو نفع سمجھتے ہیں

امام علی علیہ السلام .... نہج البلاغہ

مدارک

۱۔ قرآنِ کریم
۲۔ نہج البلاغہ
۳۔ عروۃ الوثقیٰ
۴۔ منہاج الصالحین
۵۔ تحریر الوسیلہ
۶۔ احکامِ اموات
۷۔ وصیت نامہ کیسے لکھا جائے
۸۔ وسائل الشیعہ
۹۔ کل نفسٍ ذائقة الموت
۱۰۔ مرأۃ الکمال

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

جب تک تمہیں سانسوں کی مہلت ملی ہوئی ہے
اور زندگی کی تازگی حاصل ہے
اعمال (صالحہ) بجالانے کے موقع کو غنیمت جانو
قبل اس کے رنج واندوہ کا شکار ہو جاؤ
اس وقت پشیمانی بے سود ہے